اختصاصی سیرت نگاری اور اس کے تربیتی پہلو

بطل الأبطال ایک نمونہ

ڈاکٹر اکرام الحق یٰسین

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک وسیع موضوع ہے، جب کہ اختصاصی سیرت نگاری سے مراد سیرت پاک کے کسی ایک پہلو یا کچھ مخصوص پہلوؤں کے ایک مجموعے کا مطالعہ ہے۔ اختصاصی سیرت نگاری کی اصطلاح شاید متقدمین علمائے سیرت کے ہاں زیادہ معروف نہ ہو، مگر دور جدید کے اختصاصی مزاج کے پیش نظر یہاں یہ اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ کسی حد تک یک موضوعی سیرت نگاری (Monographical Biography Writing) کو اس سے ہم آہنگ قرار دیا جاسکتا ہے، مگر اس صورت میں سیرت کے مختلف پہلوؤں کے مجموعے پر مشتمل نگارشات کا اس میں احاطہ نہیں ہو پاتا۔

موضوع کو عنوان کے دائرے کے اندر رکھنے کی کوشش کے طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ اختصاصی سیرت نگاری کی وضاحت اور اس کے تین اہم اسالیب کے تذکرے پر مشتمل ہے، جب کہ دوسرا حصہ بہ طور مثال مصری محقق اور مصنف عبدالرحمٰن عزام کی کتاب بطل الأبطال کے تجزیاتی تعارف اور اس میں سموئے جانے والے تربیتی پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

جہاں تک اختصاصی سیرت نگاری کے تین نمایاں اسالیب کا تعلق ہے تو ان کے ذکر سے پہلے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ تینوں اسالیب اختصاصی سیرت نگاری کے ساتھ خاص نہیں، بل کہ سیرت پاک کے وسیع تر موضوع کی تدوین وتالیف میں پائے جاتے ہیں، اور کسی دیگر موضوع میں بھی انہیں اپنایا جاسکتا ہے، یہاں محض عرضِ مضمون میں آسانی کی خاطر ان کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔ یہ تینوں اسالیب درج ذیل ہیں:

۱۔ اسلوب نظم

۲۔ اسلوب بیان

۳۔ اسلوب تجزیہ وتحلیل

اسلوبِ نظم

اسلوب نظم غالباً سیرت نگاری کے دیگر دونوں اسالیب سے مقدم رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے پہلے بھی آپ کی مدح وتوصیف میں اشعار ملتے ہیں، جن کے کچھ نمونے سیرت ابن ہشام میں جا بہ جا نظر آتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے زمانے میں مدائح نبویہ کا سلسلہ مزید آگے بڑھا اور اس میں تنوع بھی آتا چلا گیا۔ بعثت سے پہلے کی منظوم سیرت نگاری کی مثال کے طور پر وہ اشعار پیش کیے جا سکتے ہیں جو حضرت عبد المطلب سے بھی منسوب ہیں۔

روایات میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ سعدیہؓ جب ایک مدت تک آپ کی پرورش کرنے کے بعد رواج کے مطابق آپ کو واپس لا رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے قریب اچانک غائب ہو گئے۔ آپ کی اچانک گمشدگی سے پریشان حال حلیمہ سعدیہ نے جب عبد المطلب کو آپ کی گمشدگی کا بتایا تو عبد المطلب بے قرار ہو کر کعبے کا طواف کرنے لگے اور اسی بے قراری میں ان کی زبان پہ یہ اشعار تھے

لا هُمَّ رُد راكبي محمدا
رده الي واصطنع عندي يدا
أنت الذى جعلته لى عضدا
لا يبعد الدهر به فيبعذا
أنت الذي سميته محمدا (۱)

اے اللہ! میرے کندھوں کا سوار محمد مجھے لوٹا دے۔ وہ مجھے لوٹا دے اور مجھ پر احسان کر دے۔ تو نے ہی اسے میرا سہارا بنایا۔ کہیں زمانہ اسے مجھ سے دور نہ کر دے کہ وہ مجھ سے دور ہو۔ تو نے ہی اس کا نام محمد رکھا تھا۔

اسی طرح جناب ابو طالب نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کچھ اشعار کہے، جن میں سے ایک شعر یوں ہے:

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه
ثمال اليتمى عصمة للأرامل (۲)